رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

# الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو



میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام مسیح موعود)

جلد ۵ | ۵ جولائی سنہ ۱۹۱۹ء | شنبہ | مطابق ۶ شوال ۱۳۳۷ھ | نمبر ۲

## مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ بخیر و عافیت ہیں ۲۹ اور ۳۰ تاریخ کی درمیانی شب کو ماسٹر علی محمد صاحب کے ہاں چوری ہوگئی۔ پولیس اس کی تفتیش کے لئے ابھی یہیں تھی۔ کہ ۲ اور ۳ جولائی کی درمیانی رات کو ایک ہندو کے ہاں چوری کی واردات ہوئی جسمیں سنا گیا ہے کہ بہت سے مال کا نقصان ہوا ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۲ جولائی میں حسب ذیل مہمان تشریف لائے منشی عبدالکریم صاحب بٹالہ سے مولوی کرم الٰہی صاحب لدھیانہ سے۔ جناب مولاداد خان صاحب سب انسپکٹر پولیس صاحب جول سے جناب مولوی عبداللہ صاحب سیکرٹری ریاست پٹیالہ سے۔ جناب محمد یعقوب صاحب کانگڑہ سے صوفی امام الدین صاحب جناب سید محمد شریف و محمد حفیظ صاحب و محمد نصیر صاحب سیالکوٹ سے تشریف لائے ؎

## الموعظۃ الحسنۃ

### ماہواری چندہ کے متعلق ارشاد

دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ حضرت موسیٰ ؑ اور حضرت عیسیٰ ؑ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا۔ تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے۔ اسوقت اس سلسلہ کو بہت سی امداد کی ضرورت ہے۔ انسان اگر بازار جاتا ہے تو بچے کے کھیلنے والی چیزوں پر ہی کئی کئی پیسے خرچ کر دیتا ہے تو پھر یہاں اگر ایک ایک پیسہ دیدیوے تو کیا حرج ہے۔ خوراک کے لئے خرچ ہوتا ہے۔ لباس کے لئے خرچ ہوتا ہے۔ اور ضرورتوں پر خرچ ہوتا ہے۔ تو کیا دین کے لئے ہی مال خرچ کرنا گراں گذرتا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ ان چند دنوں میں صدہا آدمیوں نے بیعت کی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ کسی نے ان کو کہا بھی نہیں کہ یہاں چندوں کی ضرورت ہے۔ خدمت کرنی بہت مفید ہوتی ہے۔ جسقدر کوئی خدمت کرتا ہے۔ اسیقدر وہ راسخ الایمان ہو جاتا ہے اور جو کبھی خدمت نہیں کرتے۔ انہیں تو

ان کے ایمان کا خطرہ ہی رہتا ہے۔

چاہیئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا۔ کیونکہ جو شخص اللہ تعالےٰ کے لئے عہد کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے .. .. .. بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہیئے۔ کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالےٰ سے پکا عہد کر لو کہ اس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا۔ اور ناواقف لوگوں کو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کریں۔ اگر وہ اتنا عہد بھی نہیں کر سکتے۔ تو پھر جماعت میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟ نہایت درجہ کا بخیل اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال میں سے چندے کے لئے الگ کرے۔ تو وہ بھی بہت کچھ دے سکتا ہے۔ ایک ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے۔ اگر کوئی چار روٹی کھاتا ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک روٹی کی مقدار اس میں سے اس سلسلہ کے لئے بھی الگ کر رکھے اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کاموں کے لئے اس طرح سے نکالا کرے۔ چندے کی ابتدا اس سلسلہ سے ہی نہیں ہے۔ بلکہ مالی ضرورتوں کے وقت نبیوں کے زمانہ میں بھی چندے جمع کئے گئے تھے ایک وہ زمانہ تھا کہ ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو تمام گھر کا مال لاکر سامنے رکھ دیا۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ حسب مقدور کچھ دینا چاہیئے۔ اور آپ کی منشاء تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کسقدر لاتا ہے۔ ابوبکرؓ نے سارا مال لاکر سامنے رکھ دیا۔ اور حضرت عمرؓ نے نصف مال۔ آپ نے فرمایا کہ یہی فرق تمہارے مدارج میں ہے اور ایک آج کا زمانہ ہے۔ کہ کوئی جانتا ہی نہیں کہ مدد دینی بھی ضروری ہے۔ حالانکہ اپنی گذران عمدہ رکھتے ہیں۔ ان کے برخلاف ہندوؤں وغیرہ کو دیکھو کہ کئی کئی لاکھ چندہ جمع کرکے کارخانہ چلاتے ہیں اور بڑی بڑی مذہبی عمارات بناتے اور دیگر موقعوں پر صرف کرتے ہیں۔ حالانکہ یہاں تو بہت ہلکے چندے ہیں۔ پس اگر کوئی معاہدہ نہیں کرتا تو اسے خارج کرنا چاہیئے وہ منافق ہے۔ اور اس کا دل سیاہ ہے۔ ہم یہ ہرگز نہیں کہتے کہ ماہواری روپے ہی ضرور دو۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ معاہدہ کرکے دو جس میں کبھی فرق نہ آوے صحابہ کرامؓ کو پہلے یہی سکھایا گیا تھا۔ لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون۔ اس میں چندہ دینے اور مال صرف کرنے کی تاکید اور اشارہ ہے۔

یہ معاہدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہے اور جو معاہدے اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہوتے ہیں ان کو نباہنا چاہیئے ان کے برخلاف کرنے میں خیانت ہوا کرتی ہے کوئی کسی ادنیٰ درجہ کے نواب کی خیانت کرکے اس کے سامنے نہیں ہو سکتا۔ تو پھر احکم الحاکمین کی خیانت کرکے کس طرح اسے اپنا چہرہ دکھلا سکتا ہے ایک آدمی سے کچھ نہیں ہوتا۔ جمہوری امداد میں برکت ہوا کرتی ہے بڑی بڑی سلطنتیں بھی آخر چندوں پر ہی چلتی ہیں فرق صرف یہ ہے کہ دنیاوی سلطنتیں زور سے ٹکس لگاکر وصول کرتی ہیں اور یہاں ہم رضا اور ارادہ پر چھوڑتے ہیں۔ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔ پس ضرور ہے کہ ہزار در ہزار آدمی جو بیعت کرتے ہیں۔ ان کو کہا جاوے کہ اپنے نفس پر کچھ مقرر کریں۔ اور اس میں پھر غفلت نہ ہو"

(البدر ۱۷ جولائی ۱۹۰۳ء) (حضرت مسیح موعودؑ)

# انگلستان میں نومسلم

حضرت مکرم مفتی صاحب کی تبلیغ سے ایک معزز لیڈی بنام الیزا اگابل مشرف باسلام ہوئی۔ اسلامی نام آمنہ رکھا گیا۔ گذشتہ ایتوار کو مفتی صاحب کا لیکچر ایمان وکفر پر ہوا۔ ہندوستان سے اور نئے مبلغین کی آمد کی خبر کا بہت اچھا اثر ہو رہا ہے۔ عیسائی پادری صاحبان اس اسلامی مشن کی ترقی دیکھ کر گھبراتے ہیں مگر ہماری کامیابی اللہ تعالیٰ کی امداد اور حفاظت سے ہو رہی ہے۔ نصر من اللہ و فتح قریب۔ انشاء اللہ تعالےٰ کام دن بدن بڑھ رہا ہے۔ ۲۴ مئی ۱۹۱۹ء

پروفیسر عبدالحی عرب مولوی فاضل ۴ اسٹار اسٹریٹ لنڈن

# نظم

(از جناب ذوالفقار علی خان صاحب گوہر)

سر تسلیم جب خم ہو تو کوئی سرگراں کیوں ہو
اسیر گیسوئے احمدؐ اسیر این و آں کیوں ہو

دعا کیشان صادق میں رہ و رسم فغاں کیوں ہو
جسے خوف جفا ہو وہ شریک امتحاں کیوں ہو

ہوائے طوف یثرب ہو تو فکر کارواں کیوں ہو
فدائے کوئے جاناں پائے بند عزوشاں کیوں ہو

لب سائل پہ رنگ شکوہ رنگ نامرادی ہے
شکایت آشنا سینہ میں ذوق کامراں کیوں ہو

رخ صبر غنا میں ناسپاسی کی جھلک کیسے
دل درد آشنا میں یاس کا پہلو نہاں کیوں ہو

جبین سجدہ پرور کیوں غبار آلود نخوت ہو
حریف عظمت محمود ایاز خستہ جاں کیوں ہو

نہوں جب شوق کی لہریں تو گویائی میں کیا لذت
دل بے مدعا کے ساتھ تخلیق زباں کیوں ہو

میرا سینہ مشبک کر دیا ٹکرا کے نالوں نے
یہ جسم ناتواں منت کش تیر و سناں کیوں ہو

نہیں تو جے نہا بیراورجے گا نذہبی کی بہاتی ہے
تو پھر اللہ اکبر ہر گھڑی ورد زباں کیوں ہو

بھروسہ آج تک اے شیخ جس پر تھا اوسی پر ہو
نگاہ شوق اب اے قبلہ سوئے آسماں کیوں ہو

محافظ تجھ سے بڑھکر کون ہے کعبہ کی حرمت کا
ترا گھر اے خدا منت پذیر پاسباں کیوں ہو

قطعہ

یہی تھی شرط بیعت اے امیر فتنہ پردازی
ترا دارالفتن اے بوالہوس دارالاماں کیوں ہو

بقول میرزاؑ یہ فتنہ بربادی کو کیا کم ہے
ہوا تو دوست جس کا دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

نہو قبضہ میں آواز جرس تا کجے اے گوہر
وہ بد اندیش و بد قسمت امیر کارواں کیوں ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# الفضل

قادیان دارالامان - ۵ ؍ جولائی سنہ ۱۹۱۹ء

## مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے بالمقابل تفسیر نویسی کے متعلق کچے عذرات

بالمقابل تفسیر نویسی کے بارے میں پیام نے مولوی محمد علی صاحب کے متعلق جو یہ لکھا تھا کہ وہ تو سارے قرآن کی تفسیر شائع کر چکے ہیں۔ لیکن میاں صاحب نے کوئی تفسیر شائع نہیں کی۔ اسلئے ثابت ہوا۔ کہ خدا تعالیٰ کی تائید مولوی محمد علی صاحب کے شامل حال ہے اس کے جواب میں ہم نے ۲۰ ؍ مئی کے "الفضل" میں ایک مفصل مضمون لکھ کر بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود کے نزدیک کسی کا اپنے طور پر ترجمہ یا تفسیر لکھ کر شائع کر دینا قرآن دانی اور خدا سے تائید یافتہ ہونے کا ثبوت نہیں ہے۔ اور اگر اپنے طور پر تفسیر لکھ کر شائع کر دینا ثبوت ہے۔ اس امر کا کہ شائع کرنیوالا قرآن دان ہے۔ تو پیام کو مان لینا چاہیئے۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو قرآن کریم نہیں جانتے تھے۔ لیکن سید احمد خان۔ عبد الحکیم خان۔ ثناء اللہ وغیرہ مخالفین مسیح موعود قرآن دان اور خدا کے مقرب بندے تھے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ یورپ کے عیسائی مترجمین قرآن کو بھی ایسا ہی ماننا چاہیئے کیونکہ حضرت مسیح موعود نے سارے قرآن کریم کی کوئی تفسیر چھوڑ ترجمہ بھی شائع نہیں کیا۔ لیکن یہ تفسیریں اور ترجمے شائع کر چکے ہیں۔

اس کے جواب میں ۲۵ - مئی کے پرچہ پیغام میں جو عذرات پیش کئے گئے ہیں۔ ان میں سے پہلا یہ ہے کہ اگرچہ حضرت مسیح موعود نے سارے قرآن مجید کی تفسیر نہیں کی۔ لیکن مخالف آپ کی قرآن دانی کے قائل ہیں۔ چنانچہ محمد حسین بٹالوی کا ریویو موجود ہے۔ اس کے مقابلہ میں میاں صاحب کی کونسی تفسیر کی لوگوں نے کبھی تعریف کی۔ اور مخالف ان کی قرآن دانی کے معترف ہوئے ہیں۔ اس کے متعلق ہم کہتے ہیں۔ کہ اس سے اول تو یہ ثابت ہو گیا کہ پیغام نے مولوی محمد علی صاحب کو اسوجہ سے حضرت خلیفہ ثانی پر جو یہ فضیلت دینی چاہی تھی۔ کہ وہ قرآن کی تفسیر شائع کر چکے ہیں۔ یہ بالکل غلط اور نا درست تھی اور اس کے غلط ہونے کا اس نے خود اقرار کر لیا ہے۔ باقی رہا یہ کہ حضرت مسیح موعود کی قرآن دانی کے اشد ترین مخالف بھی معترف ہیں۔ یہ بھی غلط ہے۔ کیا پیغام مہربانی کر کے مولوی ثناء اللہ یا اور کسی مخالف مولوی کی حضرت مسیح موعود کے متعلق اس وقت کی شہادت پیش کر سکتا ہے۔ جبکہ آپ نے مامور من اللہ ہونے کا دعوےٰ کیا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کا ریویو اس بات کی تائید میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ وہ آپ کے دعوے سے قبل کا ہے۔ اگر دعوے کے بعد کی کوئی شہادت ہو تو پیش کی جائے۔ کیا پیغام کو علم نہیں ہے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود نے دعوے کیا۔ تو اسی مولوی محمد حسین نے آپ کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اور آپ کی کوئی خوبی اس کی نظر میں خوبی نہ رہی۔ پس اگر پیام حضرت مسیح موعود کی قرآن دانی کے متعلق کسی مخالف مولوی کی اسوقت کی شہادت پیش کرے۔ جبکہ آپ نے مامور من اللہ ہونے کا دعوے کیا تھا۔ تو اس کا حق ہے۔ کہ ہم سے بھی حضرت خلیفہ ثانی کی قرآن دانی کے متعلق کسی مخالف کی شہادت کا مطالبہ کرے۔ ورنہ جس قسم کی شہادت مولوی محمد حسین کے ریویو سے حضرت مسیح موعود کے متعلق پیش کی گئی ہے۔ بعینہٖ اسی قسم کی شہادت ہم حضرت خلیفہ ثانی کے متعلق ہم بھی پیش کر سکتے ہیں۔ جو کہ مولوی محمد علی صاحب کی ہے۔ اس سے اگر ایک طرف حضرت خلیفہ ثانی کی حضرت مسیح موعود سے مشابہت کا ثبوت ملتا ہے۔ تو دوسری طرف مولوی محمد علی صاحب مولوی محمد حسین کے مثیل ٹھہرتے ہیں۔ کیونکہ جس طرح مولوی محمد حسین نے اسوقت حضرت مسیح موعود کی تعریف و توصیف کی۔ جبکہ اس کا دل ضد اور تعصب سے خالی تھا۔ اسی طرح مولوی محمد علی صاحب نے اسوقت جبکہ ان کے دل میں بھی ضد اور تعصب اور انانیت کا مادہ نہیں تھا۔ حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ کی اعلیٰ قابلیتوں کا اعتراف کیا۔ اور آپ کے وجود کو حضرت مسیح موعود کی صداقت کی دلیل ٹھہرایا تھا۔ لیکن جس طرح حضرت مسیح موعود کے دعوے کرنے پر مولوی محمد حسین آپ کا سخت مخالف اور بدترین دشمن ہو گیا۔ اسی طرح حضرت خلیفہ ثانی کو جب خدا تعالیٰ نے خلافت کا خلعت بخشا۔ تو مولوی محمد علی صاحب کی آنکھ میں آپ کانٹا بن کر کھٹکنے لگے۔ اور وہ دنیا کی سب برائیاں اور نقص آپ میں بتلانے لگے پیام صلح ذرا غور سے مولوی محمد علی صاحب کے قلم سے نکلے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ کو پڑھے جو رسالہ تشحیذ الاذہان پر ریویو کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ذات والا صفات کے متعلق لکھے گئے تھے مولوی محمد علی صاحب نے لکھا تھا کہ:-

"اس رسالہ کے ایڈیٹر مرزا بشیر الدین محمود احمد حضرت اقدس کے صاحبزادہ ہیں۔ اور پہلے نمبر میں چودہ صفحوں کا ایک انٹروڈکشن ان کی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ جماعت تو اس مضمون کو پڑھے گی۔ مگر میں اس مضمون کو مخالفین سلسلہ کے سامنے بطور ایک بین دلیل کے پیش کرتا ہوں۔ جو اس سلسلہ کی صداقت پر گواہ ہے۔ خلاصہ مضمون یہ ہے۔ کہ جب دنیا میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ اور لوگ اللہ تعالےٰ کی راہ کو چھوڑ کر معاصی میں بکثرت مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور مردار دنیا پر گِدھوں کی طرح گر جاتے ہیں۔ اور آخرۃ سے بالکل غافل ہو جاتے ہیں۔ تو اسوقت میں ہمیشہ سے خدا تعالےٰ کی یہ سنت رہی ہے

کہ وہ انہی لوگوں میں سے ایک نبی کو مامور کرتا
ہے کہ وہ دنیا میں سچی تعلیم پھیلائے۔ اور لوگوں کو
خدا کی حقیقی راہ دکھلائے۔ پر جو لوگ معاصی
میں بالکل اندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ دنیا
کے نشہ میں مخمور ہونے کی وجہ سے یا تو نبی کی
باتوں پر ہنسی کرتے ہیں یا اسے دکھ دیتے ہیں اور
اس کے ساتھیوں کو ایذائیں پہنچاتے ہیں۔ اور
اس سلسلہ کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ مگر چونکہ وہ سلسلہ
خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لئے انسانی
کوششوں سے ہلاک نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ نبی
اس حالت میں اپنے مخالفین کو پیش از وقت
اطلاع دیدیتا ہے۔ کہ آخر کار وہی مغلوب
ہونگے۔ اور بعض کو ہلاک کرکے خدا دوسروں
کو راہ راست پر لے آویگا۔ سو ایسا ہی ہوتا
ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کی سنت ہے۔ جو ہمیشہ سے
چلی آئی ہے۔ ایسا ہی اسوقت میں ہوگا"

اسکے بعد مضمون میں سے کچھ عبارت نقل کرکے لکھا
کہ:۔

"میں نے اس مضمون کو اس سلسلہ کی صداقت پر
گواہ خصوصاً اسوجہ سے نہیں ٹھہرایا۔ کہ ان دلائل
کو کوئی مخالف توڑ نہیں سکتا۔ یہ دلائل پہلے بھی
کئی دفعہ پیش ہو چکے ہیں۔ مگر اس دلیل میں سے۔
جو دلیل میں سلسلہ کی صداقت پر گواہ کے طور پر
اس وقت بھی مخالفین کے سامنے پیش کرنا چاہتا
ہوں۔ وہ اس مضمون کا آخری حصہ ہے جس کو
میں نے صاحبزادہ کے اپنے الفاظ میں نقل کیا ہے
اسوقت صاحبزادہ کی عمر اٹھارہ۔ انیس سال کی
ہے۔ اور تمام دنیا جانتی ہے۔ کہ اس عمر میں
بچوں کا شوق اور امنگیں کیا ہوتی ہیں۔ زیادہ
سے زیادہ اگر وہ کالجوں میں پڑھتے ہیں تو
اعلےٰ تعلیم کا شوق اور آزادی کا خیال ان
کے دلوں میں ہوگا۔ مگر دین کی یہ ہمدردی
اور اسلام کی حمایت کا یہ جوش جو ان کے
بے تکلف الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے
ایک خارق عادت بات ہے۔ صرف اسی قدر
پر نہیں۔ بلکہ میں نے دیکھا ہے کہ ہر موقع پر یہ
دلی جوش ان کا ظاہر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ
ابھی میر محمد اسحٰق کے نکاح کی تقریب پر چند اشعار
انہوں نے لکھے۔ تو ان میں یہی دعا ہے۔ کہ
اے خدا تو ان دونوں اور ان کی اولاد کو خادم دین
بنا۔ برخوردار عبدالحی کی آمین کی تقریب پر اشعار
لکھے تو ان میں بھی یہی دعا بار بار کی ہے کہ اسے
قرآن کا سچا خادم بنا۔ ایک اٹھارہ برس کے
نوجوان کے دل میں اس جوش اور ان امنگوں
کا بھر جانا معمولی امر نہیں۔ کیونکہ یہ زمانہ
سب سے بڑھ کر کھیل کود کا زمانہ ہے اب وہ
سیاہ دل لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو
مفتری کہتے ہیں اس بات کا جواب دیں کہ
اگر یہ افترا ہے تو یہ سچا جوش اس بچہ کے
دل میں کہاں سے آیا۔ جھوٹ تو ایک گند
ہے پس اس کا اثر تو چاہیئے تھا کہ گندہ ہوتا
نہ یہ کہ ایسا پاک اور نورانی جس کی کوئی نظیر
ہی نہیں ملتی" (ریویو جلد ۵ نمبر ۳)

امید ہے کہ مندرجہ بالا الفاظ کے پڑھنے کے بعد پیغام
کو ہم سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق کسی اور شہادۃ
کے طلب کرنے کی ضرورت نہ رہیگی۔ اور وہ مولوی
محمد علی صاحب کو بالمقابل تفسیر نویسی پر آمادہ و تیار کرنے
کی کوشش کرے گا۔

اب مولوی محمد علی صاحب ضد اور تعصب میں اگر
جو چاہیں لکھیں۔ لیکن ان کے قلم سے حضرت خلیفۃ المسیح
کے متعلق اسوقت جو الفاظ نکل چکے ہیں۔ جبکہ ان کا
دل عداوت اور رنجش سے خالی تھا۔ وہ مٹ نہیں سکتے
اور اسی طرح حضرت خلیفہ ثانی کے حق پر ہونے کا ثبوت
دے رہے ہیں جیسے مولوی محمد حسین کا ریویو حضرت مسیح موعود
کی صداقت کا ثبوت دیتا ہے۔

دوسرا عذر جو پیغام صلح نے پیش کیا ہے وہ یہ
ہے کہ:۔

"حضرت مسیح موعودؑ کے بنج پر ہی اگر تفسیر نویسی
کا مقابلہ ہے۔ تو یہ عجیب طرفہ ہے کہ اس کے لئے
صرف حضرت امیر ایدہ اللہ کی ذات کیوں مخصوص
کی گئی ہے"

اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح حضرت مسیح موعود کو جب آپ کے
مخالفوں نے ضد اور دشمنی کی وجہ سے جاہل اور بے علم
ضال اور گمراہ خدا کے انعامات اور تائیدات اور تطہر
و پاکیزگی سے دور بتایا۔ تو آپ نے انہیں اس امر کی
دعوت دی کہ آؤ بالمقابل بیٹھ کر قرآن کریم کی کسی آیت کی
تفسیر لکھیں۔ اور خدا تعالےٰ کے کلام کے حقائق و معارف
بیان کریں۔ اس سے فیصلہ ہو جائیگا۔ کہ خدا کی تائید اور
خدا تعالےٰ سے تعلق کس کو ہے۔ اور کون اس سے دور اور
گمراہ ہے۔ اب چونکہ اسی طرح مولوی محمد علی صاحب نے ایک
موقعہ پر (امید ہے کہ ان کو وہ موقعہ بھولا نہ ہوگا اور اگر بھول
گئے ہوں تو انشاء اللہ یاد کرا دیا جائیگا) ایک بڑے
مجمع میں کہا تھا کہ مجھے جو چاہو کہو۔ مگر قرآن کہتا ہے۔
لا یمسہ الا المطہرون۔ اور چونکہ میں نے قرآن کریم
کا ترجمہ کیا ہے۔ اس لئے میں بھی پاک ہوں۔ اور حضرۃ
خلیفہ ثانی کو وہ ہمیشہ گمراہ جاہل اور نادان اور بھولے
میاں اور بچہ وغیرہ لکھتے رہتے ہیں۔ پس چونکہ ہمارے
میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے مقابلہ میں مولوی
محمد علی صاحب کی وہی حیثیت اور پوزیشن ہے۔ جو
حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں ان مولویوں کی تھی۔ جو
آپ کی تجہیل و تضلیل کرتے تھے۔ اس لئے صرف انہی کو
بالمقابل تفسیر نویسی کے لئے بلانا مناسب اور ضروری ہے
پس اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت خلیفہ ثانی کی یہ دعوت
حضرت مسیح موعود کی سنت کے عین مطابق ہے اور یہ
ثبوت ہے۔ اس بات کا کہ آپ ہی حضرت مسیح موعودؑ
کے جائز جانشین اور خلیفہ ہیں۔ کیونکہ آپ کی یہ دعوت
حضرت مسیح موعود کی ایک سنت کا احیا ہے۔ باقی رہا
یہ کہنا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا اس طرح تفسیر نویسی کی دعوت
دینا حضرت مسیح موعود کی "ریس" ہے۔ اس کے متعلق
یاد رہے۔ کہ آپ لوگوں کے لئے حضرت مسیح موعود کے
کسی فعل کی ریس کرنا عار کا موجب ہو تو ہو۔ لیکن حضرت
خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اسے اپنے لئے فخر کا

موجب سمجھتے ہیں - اور اس سے ثابت ہوتا ہے - کہ حضرت خلیفۃ ثانی ہی حضرت مسیح موعود کے اس وقت جائز اور واحد رُوحانی وارث ہیں - اور آپکے مقابلہ میں جتنے لوگ ہیں وہ اپنے دعاوی میں جھوٹے ہیں - کیونکہ مسیح موعود کی ہر ایک بات کا نقش اور نمونہ صرف خلیفۃ ثانی میں ہی پایا جاتا ہے - اور دوسرے مدعی اس سے بے نصیب ہیں ۞

آخری بات جو پیغام نے لکھی ہے وہ یہ ہے کہ "اس تفسیر نویسی میں منصف کون ہوگا - کیا آپ ان لوگوں کو منصف قرار دینگے - جو آپ کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہیں" اس کے جواب میں ہمیں کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں - کیونکہ جو طریق فیصلہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تفسیر نویسی میں فیصلہ کے لئے پیش کیا تھا - وہی طریق یہاں کام کریگا اور اسی طریق پر یہاں فیصلہ ہو جائے گا - بہرحال مولوی محمد علی صاحب کو اس دعوت سے گریز نہیں کرنا چاہئیے بلکہ سامنے آنا چاہئیے تاکہ حضرت اقدس خلیفہ ثانی کے لئے جو مزیل شان کلمات وہ استعمال کرتے - اور آپ کو مسیح موعود کی جماعت کا گمراہ کرنیوالا - بچہ - نادان اور بے علم وغیرہ کہتے ہیں (نعوذ باللہ خاک بدہن قائل) اس کا فیصلہ ہو جائے یہ کہنا محض کچے عذرات اور صریحاً گریز کی راہیں ہیں کہ مولوی محمد علی کو ہی کیوں مخصوص کیا جاتا ہے - جب مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک حضرت خلیفۃ المسیح کے عقاید اس قدر خطرناک ہیں کہ قریب ہے ان کی وجہ سے آسمان پھٹ جائے اور زمین شق ہو جائے - اور ان کی بُرائی اسقدر بڑھی ہوئی ہے - کہ تمام دنیا کے پہاڑ مجموعی طور پر بھی اس کی بُرائی کو نہیں پہونچ سکتے - تو ان کا فرض ہے - کہ ایسے خطرناک عقاید رکھنے والے انسان کے مقابلہ پر آئیں - لیکن اسوقت تک کا تجربہ بتاتا ہے - کہ مولوی محمد علی صاحب ہرگز ہرگز اس کے لئے تیار نہ ہونگے - اور نہ کبھی ہو سکتے ہیں - کیونکہ وہ اپنی حقیقت خوب جانتے ہیں ۞

---

# النظر

## روئداد مباحثہ دربارہ حیات و وفات عیسیٰ بن مریم علیہما السلام

جناب مولوی حافظ غلام محمد صاحب بی - اے مبلغ ماریشس کے مساعی جمیلہ کے نتائج لنکا اور ماریشس کی پُرجوش احمدی جماعتوں کے قیام کی صورت میں ظاہر و باہر ہیں - اب تک آپ کے مخالفوں کے ساتھ بہت سے مباحثہ و مناظرے ہو چکے ہیں - جنکی مجمل روئدادیں الفضل میں شائع ہوتی رہی ہیں لیکن ۲۸ - اپریل ۱۸ء کو ایک مباحثہ آپ اور امام جامع مسجد پورٹ لوئی کے درمیان ہوا - جسمیں یہ بحث مسیح کی حیات و ممات کا مسئلہ تھا - وہ تمام مکالمہ اس رسالہ کے تیس صفحات پر ختم ہوا ہے - جسمیں وفات مسیح کے متعلق بہت سے حوالجات درج ہیں - پھر پندرہ صفحہ کا ایک خط ابراہیم صاحب ماڈوجن کے مکان پر مباحثہ ہوا کی طرف سے امام صاحب جامع مسجد کے نام ہے - یہ تمام مناظرہ نہایت دلچسپ اور معلومات سے پُر ہے - جسے ناظر صاحب تالیف و اشاعت قادیان نے چھپوایا ہے - قیمت فی نسخہ ۳/ ہے لکھائی چھپائی اچھی ہے - کاغذ سفید ۞

## البشارۃ

یہ مضمون جناب مولوی محفوظ الحق صاحب نے لکھا تھا - جو ریویو میں شائع ہو چکا ہے - اسمیں حضرت اقدس مسیح موعود ع کے دعوے کی صداقت پر دس آیتیں نئے طرز سے پیش کی گئی ہیں - اب یہ مضمون ناظر صاحب تالیف و اشاعت قادیان نے علیحدہ ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا ہے - ضخامت بارہ ۱۲ صفحہ - اور کاغذ سفید لکھائی چھپائی صاف اور روشن ہے - قیمت فی نسخہ ۱/ ہے

## رپورٹ محکمہ نظارت جماعت احمدیہ قادیان

یہ وہ رپورٹ ہے - جو احباب امسال جلسہ میں لفظاً لفظاً سن چکے ہیں اس میں استباق القرآن کا وعدہ ہے - مگر افسوس! سوائے دو نمبروں کے یہ سلسلہ بالکل منقطع صورت میں پڑا ہے - اس رپورٹ کی کتابت اچھی ہے چھپائی بھی خاصی ہے - لیکن کاغذ جو کہ سخت گراں ہے بہت بے دردی سے ضائع کیا گیا ہے - اس کی قیمت فی نسخہ ۲/ ہے - یہ تینوں کتب ناظر صاحب تالیف اشاعت قادیان سے بذریعہ درخواست کرنے پر مل سکتی ہیں ۞

---

## احمدیان مالابار کیطرف سے پیغام کے خلاف اظہار نفرت

۲۵ - مئی کے پیغام میں مرہم عیسیٰ کی اطلاع پر مجیر متابعین کی انجمن کے سکرٹری کی طرف سے یہ اعلان شائع ہوا تھا کہ "یہ جماعت یہاں (مالابار میں) بہت بڑی ہے - اور ان میں سے سولہ کس کے قریب محمودی ہیں - باقی سب ہمارے ہم خیال ہیں" اگرچہ واقعات اور اصل حالات کو پیش کر کے ہم اس غلط بیانی کی پُرزور تردید کر چکے ہیں لیکن حال میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں مالابار سے ایک سو بیس اصحاب کے دستخطوں سے شائع کرنے کے لئے جو تحریر پہونچی ہے اس سے پیام کی غلط بیانی کا پول بالکل کھل جاتا ہے - قبل اس کے کہ ہم اس تحریر کا جو کہ انگریزی میں ہے ترجمہ درج کریں یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس پر مالابار کے تمام کے تمام احمدیوں کے بوجہ جلدی دستخط نہیں ہو سکے اور یہ پڑھے لکھے احمدیوں کے نام ہیں ورنہ خدا کے فضل و کرم سے وہاں اور بھی بہت سے احمدی ہیں - احمدیان مالابار کی تحریر حسب ذیل ہے :-

"بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہمنے بہت حیرت اور افسوس کے ساتھ اخبار پیغام لاہور میں ایک جھوٹی خبر کو پڑھا جسمیں لکھا ہے کہ مالابار میں صرف ۱۶ احمدی ہیں جنھوں نے حضور کی بیعت کی ہوئی ہے اور باقی سب لاہوری پارٹی میں شامل ہیں - ہم اس خبر کی بڑے زور کے ساتھ تردید کرتے ہیں اور صاف طور پر تحریر کرتے ہیں کہ یہ خبر بالکل غلط اور جھوٹ ہے - ہم مبایعین درخواست کرتے ہیں کہ اگر ممکن ہو تو ہمارے نام کسی مقامی اخبار میں چھاپ دئے جائیں ہمارا خیال ہے کہ یہ جھوٹی خبر مرہم عیسیٰ کی وجہ سے شائع کی گئی ہے جو حال ہی میں منگا دی گیا تھا - لیکن وہ ہمارے ہاں کتنا وزن نہیں

[illegible]

# حیات خضر کا فیصلہ

عام طور پر ہم احمدیوں پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ تمام اہل اسلام کا تو اعتقاد ہے کہ خضر علیہ السلام زمین پر زندہ ہیں اور اسی طرح الیاس علیہ السلام بھی۔ اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں مگر احمدیوں نے سب کو مار دیا ہے۔ دیکھو عیسیٰ علیہ السلام کی حیات سے انکار کرنے کا یہ نتیجہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کی حیات جو مسلمہ و متفقہ اہل اسلام ہے اس سے بھی آپ لوگ منکر ہو گئے ہیں بڑے افسوس کی بات ہے۔ حالانکہ حدیث شریف سے وفات آنحضرت صلعم پر صحابہ رض کو خضر ع کی تعزیت فرمانا ثابت ہے۔ اور علاوہ ازیں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ قرآن میں بھی خضر علیہ السلام کا ذکر موجود ہے اسکے متعلق اول تو یہ گذارش ہے۔ کہ زندہ کرنا یا زندہ رکھنا اور مارنا یہ ذات باری تعالیٰ سے مخصوص ہے۔ ہم احمدیوں کے بس کی بات نہیں۔ لیکن ایک عقیدہ ہے جو مسلمہ اہل اسلام اور قرآن و سنت رسول سے ثابت ہے اور ایک عقیدہ ہے جو محض لوگوں کا من گھڑت ہے ان دونو میں فرق نہ کرنا بڑی بڑی غلط فہمیوں اور ٹھوکر کا باعث ہو جاتا ہے حیات خضر علیہ السلام کو ثابت کرنے کے لئے پہلے تو غور طلب یہ امر ہے کہ قرآن میں خضر کا نام ہی نہیں اگر تسلیم بھی کر لیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے صاحب کا نام خضر تھا۔ تو قرآن سے یہ امر کہاں سے ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ ہزاروں برس تک زندہ بھی رہیں گے۔ کیا قرآن میں محض کسی شخص کے حالات کا مذکور ہونا اسکی دیر پا زندگی پر دال ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں پھر جب قرآن مجید میں صراحت طور پر نص صریح موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے سب رسل فوت ہو گئے۔ جیسے کہ فرمایا وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔ تو پھر حضرت موسیٰ ع و عیسیٰ ع و خضر ع و الیاس ع وغیرہ کی زندگی و بقا کے اثبات کے پہلو ٹٹولنا خبط محض نہیں تو اور کیا ہے بعض مولوی لوگ کہتے ہیں لفظ خلا کے معنی تو مطلق گذرنے کے ہیں نہ مرنے کے۔ ایسے لوگ صرف لفظی معنوں میں الجھتے ہیں۔ عربی زبان کے محاورات کا لحاظ نہیں کرتے۔ لفظ توفی کے معنوں میں بھی ان کی نظر مادہ "وفی" پر گڑ جاتی ہے۔ اور اس سے آگے سر مو تجاوز نہیں کرتے۔ حالانکہ خود لغات عرب میں ان ابتدائی معانی کے بعد ہی لکھا ہوتا ہے توفاه الله اے قبض روحه۔ اسی طرح لفظ خلا کے معانی کی تشریح لغات عرب میں موجود ہے کہ خلا فلان کہا جائے تو اس کے معنی ہوتے ہیں اذا مات یعنی جب مر جائے۔ اور پھر ہمارے مخالف مولوی صاحبان اس امر واقعہ کو بالکل فراموش کر بیٹھتے ہیں۔ یا عمداً اخفا کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلعم کی وفات سے صحابہ کرام رض نے عموماً اور حضرت عمر رض محدث امت نے خصوصاً انکار کر دیا اور کہا کہ ضرور رسول صلعم کو خدا دوبارہ زندہ کریگا تاکہ یہود و منافقین کے ہاتھ پاؤں کاٹیں۔

فقام عمر رض یقول ما مات رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت (عائشہ رض)

وقال عمر رض والله ما کان یقع فی نفسی الا ذاک ولیبعثنه الله فلیقطعن ایدی رجال وارجلهم بخاری باب فضائل ابوبکر الصدیق مطبوعہ مصر ص۔ تو جناب صدیق رض نے ایک فصیح و بلیغ خطبہ پڑھا جس میں اسی آیت سے وفات رسول صلعم و دیگر انبیاء کرام پر استدلال فرمایا بقول آپ کے اگر خلا اور خلت کے معنی اذا مات یعنی مرنے کے نہیں تھے بلکہ مطلق گذر جانے کے تھے۔ تو بتلایئے کہ صدیق رض نے اس آیت کو کس مطلب کے لئے پڑھا تھا اور سب صحابہ رض کرام کی کس طرح تسلی ہو گئی تھی۔ پس اگر ہم احمدی بھی اسی آیت سے وفات انبیاء ماسبق رسول صلعم نکالیں جن میں حضرت عیسیٰ اور خضر و الیاس سب شامل ہیں۔ تو بفضلہ تعالیٰ حق بجانب ہیں۔ اور ہمارے مخالفین ہماری تکذیب و تردید میں صریحاً غلطی پر ہیں۔

دیکھئے ہماری تائید میں اول تو نص قرآنی ہے دوم اجماع صحابہ رسول صلعم پس کس مسلمان کی مجال ہے کہ ہماری تردید کا حوصلہ کرے بشرطیکہ اس کے دل میں قرآن و سبیل المومنین کی پیروی کی کچھ وقعت باقی ہو۔

علاوہ اس کے محققین اسلام کا مذہب حیات خضر علیہ السلام میں کیا ہے۔ جو ذیل میں عرض کیا جاتا ہے۔ غور سے ملاحظہ کریں۔

۱۔ سب سے پہلے اس حدیث کے متعلق گذارش کرنا ضروری ہے۔ جس کا ذکر اعتراض میں ہے۔ سو جیسے کہ مشکوٰۃ شریف باب وفاۃ النبی سے ظاہر ہے۔ اس کا ماخذ کتاب دلائل النبوۃ بیہقی ہے۔ نہ کہ صحاح ستہ میں سے۔

۲۔ دوسرے خود ائمہ محدثین سے خاص اس روایت کا سرے سے غیر معتبر ہونا ثابت ہے۔ تاریخ روضۃ الصفا میں جہاں اس روایت کا آخری جملہ لکھا ہے۔ وہاں لکھا ہے "علی ابن ابیطالب از اصحاب استفسار نمود کہ ہیچ دانستید کہ ایں گوئیندہ کیست؟ جواب دادند کہ نہ فرمود کہ خضر بود کہ تعزیت بما رسانید" جلد ۲ صفحہ ۲۱۰ مطبوعہ ۱۳۳۲ھ حاشیہ پر لکھا ہے۔ عـ۵ فرمود خضر الخ در اصابہ در اسنادش کلام کردہ گفت کہ ثابت نیست۔

یعنی کتاب اصابہ فی تمیز الصحابہ میں ابن حجر نے اس روایت کے اسناد پر اعتراض کر کے کہا ہے کہ ثابت نہیں۔ (چلو چھٹی ہوئی)

علاوہ ازیں خود روایت کا مضمون ہی اعتبار کے قابل معلوم نہیں ہوتا ہے کیونکہ رسول صلعم کی زندگی میں تو حضرت خضر ع نے کبھی صورت نہ دکھائی نہ کسی غزوہ میں جان لڑائی نہ کسی مشکل میں رسول صلعم کی نصرت فرمائی۔ نہ حالت مرض میں عیادت کو تشریف لائے اور جب آنحضرت صلعم فوت ہی ہو گئے تو اس وقت صحابہ رسول و اہلبیت رسول صلعم کی دلاسائی و تعزیت کے لئے خیال آ گیا اور وہ بھی کس طرح کہ پشت دیوار سے ایک آواز سنا دی۔

بھلا ایسی روایات ضعیفہ و تخیلات رکیکہ سے کسی فنا پذیر ہستی کا بقا یا دوام حیات کا اثبات کہیں ممکن ہے؟ ہرگز نہیں بقول شاعر

کہانیاں ہیں حکایات خضر و آب بقا
بقا کا نام کہاں اس جہان فانی میں؟

اس کے بعد اسی کتاب اصابہ سے اس بارہ میں بعض محققین کے اقوال مختصراً درج کئے جاتے ہیں :-

۲- نقل ابوبکر النقاش فی تفسیرہ عن علی بن موسی الرضا وعن محمد بن اسمٰعیل البخاری ان الخضر مات وان البخاری سئل عن حیاۃ الخضر فانکر ذٰلک واستدل بالحدیث ان علی راس مائۃ سنۃ لا یبقی علی وجہ الارض ممن ھو علیہا احد ھذا اخرجہ ھو فی الصحیح عن ابی عمرو ھو عمدۃ من تمسک بانہ وانکر ان یکون باقیا - اصابہ ترجمہ خضر ۲۲۲۸ صـ۸۹۵ مطبوعہ سنہ ۱۸۵۴ء

یعنے ابوبکر نقاش نے اپنی تفسیر میں ائمہ اہلبیت کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے آٹھویں امام جناب علی بن موسی الرضا اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ کہ خضر فوت ہو گئے۔ اور جبکہ بخاری سے خضر کی حیات کی بابت دریافت کیا گیا۔ تو انھوں نے انکار کر دیا۔ اور اس حدیث سے استدلال کیا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ اس صدی کے خاتمہ پر جو ذی روح انسان اسوقت روئے زمین پر زندہ ہے۔ باقی نہیں رہیگا اور بخاری کا یہ استدلال واقعی لطیف ہے جس سے انھوں نے تمسک کیا کہ خضر فوت ہو گئے اور جس کی بناء پر ان کے باقی اور زندہ رہنے سے انکار کر دیا۔

۳- وقال ابوحیان فی تفسیرہ الجمہور علی انہ مات ونقل عن ابن ابی الفضل المرسی ان الخضر صاحب الموسیٰ مات - لانہ لو کان حیاً لزمہ المجیئ الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم والایمان بہ واتباعہ وقد روی عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لو کان موسیٰ حیاً ما وسعہ الا اتباعی و اشار الی ان الخضر ھو غیر صاحب موسیٰ -

یعنے ابوحیان نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے کہ جمہور اسلام کا یہی عقیدہ ہے کہ خضر فوت ہو گئے ہیں۔ اور ابن ابی الفضل المرسی سے منقول ہے۔ کہ خضر جو موسیٰ کے ہمراہی تھے۔ فوت ہو گئے۔ کیونکہ اگر وہ زندہ ہوتے تو لازم تھا۔ کہ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ اور آپ پر ایمان لاتے۔ اور آپ کی اتباع کرتے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے۔ تو ضرور وہ میری تابعداری کرتے۔ اور اشارہ کیا ہے کہ خضر اس ہمراہی کا نام نہیں ہے۔ جو موسیٰ کے ساتھ تھے۔

۴- اسی طرح ابوالحسن بن المبارک ابن المنادی کا بھی یہی مذہب ہے۔ کہ خضر فوت ہو گئے ہیں۔

۵- ابن الجوزی - ذکر ابن الجوزی فی جزء الذی جمعہ فی ذٰلک - عن ابی یعلی بن العراء الحنبلی - قال سئل بعض اصحابنا عن الخضر ھل مات فقال نعم قال وبلغنی مثل ھذا - عن ابی طاھر بن العبادی وکان یحتج بانہ لو کان حیاً لجاء الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔

یعنے محقق ابن جوزی نے اپنے اس رسالہ میں جو اس مسئلہ پر انھوں نے جمع کیا۔ ابی یعلی بن العراء حنبلی کی کہا انھوں نے کہ ہمارے بعض اصحاب نے خضر کے بارہ میں دریافت کیا تھا۔ کہ کیا وہ مر گئے ہیں۔ تو جواب میں انہوں نے کہا کہ ہاں اور اسی طرح مجھ کو ابی طاہر بن العبادی سے روایت پہونچی ہے۔ اور اسی سے یہ امر استدلال کرتے تھے۔ کہ اگر خضر زندہ ہوتے۔ تو وہ ضرور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے۔

اس حقیقت کے منکشف ہو جانے کے بعد بھی اگر کوئی مولوی صاحب عقیدہ حیات عیسیٰ علیہ السلام پر حیات خضر علیہ السلام سے حجت پکڑے رہیں۔ تو ناظرین خود اندازہ کریں۔ کہ وہ کہاں تک حق بجانب ہونگے؟ اور نیز ان کا یہ ادعا کہ سب سلف صالحین کا حیات خضر پر اجماع ہے۔ کہاں تک قابل اعتنا ہے؟

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

خادم حسین

# امیر المنکرین کی فتنہ سازی اور مرہم عیسےٰ کا سفر مالابار

مولوی محمد علی کو ہمارے امام مقدس حضرت خلیفۃ ثانی کی دشمنی نے یہاں تک پہونچا دیا ہے کہ ساری عمر جس انسان کو نبی اللہ۔ نبی آخر زمان۔ موعود نبی۔ موعود پیغمبر فارسی الاصل نبی۔ وغیرہ وغیرہ کہتا رہا۔ آج اس نبی اللہ اس موعود نبی۔ اس فارسی الاصل نبی کو ایک معمولی محدث یا ایک ولی بنایا جا رہا ہے۔

اس کی پاک اولاد اور اس کے تمام اہل بیت اور جن کی نسبت خدا کے بڑے بڑے وعدے ہیں گمراہ قرار دیا جا رہا اور ان کی مخالفت میں مال اور وقت کو تباہ کیا جاتا اور روزانہ نئے نئے حیلے مخالفت کے تراشے جاتے ہیں۔ جہاں سلسلہ کی تبلیغ کے لئے مبلغ جاتے ہیں وہاں ان کی طرف سے سلسلے کی ترقی کو روکنے کے لئے آدمی بھیجے جاتے ہیں۔

ہم کو سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی نے علاقہ مالابار میں سلسلہ احمدیہ کی اشاعت کے لئے روانہ فرمایا۔ اس کی خبر جب امیر المنکرین کو ہوئی۔ تو فوراً پیغامی حلقہ کا مشہور افترا پرداز مالابار میں بھیجدیا گیا۔

**مرہم عیسیٰ رستہ بھول گئی**

معلوم نہیں میاں مرہم عیسیٰ کی اسوقت کیا حالت تھی جبکہ وہ مالابار کے اندر داخل ہوا۔ وہ مقام جہاں اسکو اترنا چاہیئے تھا۔ وہاں دن کے وقت آیا۔ گاڑی وہاں رکی۔ مسافر اترے اور چڑہے۔ آخر کار گاڑی روانہ ہو گئی۔ اور جب کئی اسٹیشن گذر کر مالابار کے آخری اسٹیشن یعنے منگلور میں گاڑی پہونچی۔ تب ان کی آنکھ کھلی۔ اور پھر وہاں سے آخر شام کی گاڑی میں جو نو بجے آتی ہے۔ پیگاڑی تشریف لائے۔

**مرہم عیسیٰ ثانی اور اول**

کسی نے خوب کہا ہے

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گزرے گی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

مرہم عیسےٰ کہاں اُترا۔ یہاں ایک شخص مسمی کنجی احمد ہے جس کی سوانح بھی عجیب و غریب ہیں۔ اگر کبھی ضرورت ہوئی۔ تو لکھے جائینگے۔ فی الحال یہی عرض کرتا ہوں کہ بعض افتراؤں میں مرہم عیسےٰ سے بھی کچھ آگے ہی معلوم ہوتا ہے۔ حد درجے کا خود پسند متکبر آدمی ہے۔

## مرہم عیسیٰ کی عربی

لوگ جب مرہم عیسیٰ کے گرد جمع ہو گئے۔ تو اس نے عربی بولنی شروع کی۔ جو صرف اجلس اجلس تک محدود تھی ایک اور موقعہ پر کنجی احمد سے ایک بات کر کے کہنے لگا کہ فہمتُ (فہمت) اسی طرح حضرت مولانا سے ایک دن کہنے لگا۔ "اَین تجیٔ"۔ مطلب یہ کہ کہاں سے آئے ہو۔ یہ تو اس کی عربی دانی اور عربی بول چال کا حال تھا

## ایک تیز جوت

ایک شادی کی تقریب پر ہم کو مدعو کیا گیا تھا۔ جب شادی والوں کا آدمی بلانے کے لئے آیا تو ہم اسوقت مسجد میں ہی تھے اور مرہم عیسےٰ بھی پاس تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ مجھ نہیں بلایا گیا۔ تو خود کہدیا کہ میں بھی چلوں۔ اسپر اس کو اجازت مل گئی۔ وہاں بیٹھ کر آپ نے عربی شروع کی۔ ھل رئیتُ بائع الکتب فی ھذا البلاد مطلب یہ کہ کیا آپ نے کوئی تاجر کتب اس شہر میں دیکھا۔

الغرض اگر اس کے سارے فقرات نقل کئے جائیں تو ایک جدید زبان کے پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

## مرہم عیسیٰ کا سیاہ جھوٹ

مرہم عیسیٰ مسجد میں اپنی کتابیں پھیلائے ہوئے بیٹھا تھا کہ ہم نے اس کی کتابوں میں تین ٹریکٹ عقائد محمودیہ نام مدثر شاہ کے لکھے ہوئے دیکھے۔ مولوی صاحب نے وہ لے لئے۔ اسپر مرہم عیسےٰ نے قسم کھا کر کہا کہ میرے پاس ان کی ایک ایک ہی کاپی ہے اور مجھے خود ان کی سخت ضرورت ہے۔ ہم نے اس کی بات پر اعتبار کرتے ہوئے وہ واپس کر دئے۔ مگر چند دن کے بعد کنانور اسٹیشن پر مرہم عیسےٰ نے وہی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور بنگاڑی میں بھی تقسیم کئے۔ یہ ہے اس کے ایمان کی حالت۔

## تحریری مباحثہ اور مرہم عیسےٰ کا فرار

ایک دن مولوی کنجی احمد نے کہا۔ کہ تین مضمون ہیں ان پر آپ دونو صاحبان یعنی مولانا صاحب اور مرہم عیسیٰ مضمون لکھیں اور سُنائیں۔

۱۔ تریاق القلوب کی طباعت کا سال کونسا ہے؟

۲۔ حضرت مسیح موعود کی مسیح ناصری پر فضیلت جزئی ہے یا کلّی؟

۳۔ مسئلہ نبوت۔

## مرہم عیسیٰ کی طلبی

الغرض یہ مضمون تیار کئے گئے لیکن جب ہم مسجد میں سُنانے کے لئے گئے۔ تو اسوقت پولیس کے ایک سپاہی نے مرہم عیسیٰ کو کہا۔ سرکل انسپکٹر پولیس آپ کو بلاتے ہیں اسپر جب مرہم عیسےٰ مع مولوی کنجی اس کے ساتھ چلنے کو تیار ہوا۔ تو مولوی کنجی نے حضرت مولوی صاحب کو جھوٹ بولکر کہا کہ آپ کو بھی انسپکٹر بلاتا ہے۔ اور آپ کو بھی ساتھ لانے کے لئے کہا ہے۔ جناب مولوی صاحب اسکے کہنے پر تشریف لے گئے۔ مگر پولیس انسپکٹر نے مرہم عیسےٰ کے تو تمام حالات اس سے دریافت کر کے نوٹ کئے۔ لیکن مولوی صاحب سے کچھ بھی نہ پوچھا۔

## سرکاری افسر کے سامنے جھوٹ

انسپکٹر صاحب نے مرہم عیسیٰ کو کہا تم گاندھی کو جانتے ہو۔

مرہم عیسیٰ۔ بالکل نہیں۔

آفیسر۔ تم کو لاہور کے اس جھگڑے کے حالات معلوم ہیں۔

مرہم عیسےٰ۔ بالکل نہیں (حالانکہ ان دنوں مرہم عیسیٰ وہیں تھا)

آفیسر۔ تم لاہور سے کب نکلے۔

مرہم عیسیٰ۔ میں ایک مہینہ یا کم از کم ڈیڑھ ماہ سے بمبئی میں تھا۔ (بالکل جھوٹ)

آفیسر۔ تم میں اور ان میں کیا فرق ہے (یعنی ہم میں)

مرہم عیسیٰ۔ ہم مرزا صاحب کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ پرافٹ نہیں تھا۔ مگر یہ کہتے ہیں کہ وہ پرافٹ تھا۔ اخیر میں پولیس آفیسر نے اسکو امن سے کام کرنے کی ہدایت کی۔ مگر ہم سے کوئی امر دریافت نہیں کیا گیا۔ اور نہ کوئی ہدایت کی۔

دوسرے دن جب ہم مضمون سُنانے کے لئے مسجد میں گئے۔ تو معلوم ہوا کہ مرہم عیسےٰ اور مولوی کنجی وہاں سے کسی گاؤں میں چلے گئے ہیں۔ ہم نے ظہر سے مغرب تک انتظار کیا۔ مگر وہ نہ آئے۔ جس سے ہم نے معلوم کر لیا کہ وہ بھاگ گئے۔

دوسرے دن جب ہم پھر گئے۔ تو معلوم ہوا کہ مرہم عیسیٰ نہیں۔ اور ایسا غائب ہوا کہ پھر اس کا پتہ نہ لگا۔ اب یہ مضمون الفضل میں شائع ہونے کے لئے بھیجدئے گئے ہیں۔

## مرہم عیسیٰ کی افترا پردازی

مرہم عیسےٰ نے یہاں بنگاڑی میں کہا کہ میاں محمود مرزا صاحب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل مستقل نبی مانتے ہیں۔ ان کا کلمہ نیا ہے۔ قادیان میں بڑی مسجد کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ حج کرنا خلیفہ نے منع کر دیا ہے۔ اور اس کی بجائے جلسہ پر آنا ہی فرض کر دیا ہے۔

کیا مرہم عیسیٰ میں جرأت ہے کہ ان باتوں میں سے کسی ایک کو بھی پیغام ثابت کر سکے۔

## پیغام کا افترا

۲۵ مئی ۱۹۱۹ء کے پیغام میں لکھا گیا ہے کہ مالابار میں صرف سولہ احمدی اور مبایع ہیں۔ باقی سب غیر مبایع ہیں۔ اس سے یہاں کے احمدی سخت ناراض ہیں۔ اور انھوں نے علیحدہ چٹھی لکھ کر دی ہے جسمیں مبایعین میں سے بعض نے (جو اس وقت حاضر ہیں) اپنے دستخط کئے ہیں۔

## عقل کا اندھا

مرہم عیسیٰ نے لاہور میں لکھا ہے کہ مولوی غلام رسول صاحب جو مالابار گئے تھے وہاں سے ناکام واپس آگئے۔ میں اس سے پوچھتا ہوں کیا کنانور اور بنگاڑی مالابار میں ہیں یا نہیں؟ ہم تو آج تک مالابار میں ہی ہیں اور خود مرہم عیسےٰ مالابار چھوڑ کر واپس ... چلا گیا ہے پس وہ شخص کیسا اندھا ہے۔ جو یہ دیکھتے ہوئے

# فہرست نو مبایعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۹ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان میں آکر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے نام محفوظ رکھنے کی اس وقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی پھر بعض دفعہ ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنیوالوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہجاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہو سکتے ہیں۔ ان کو شائع کر دیا جاتا ہے۔ اور انہی کا یہ نمبر شمار ہے۔ (ایڈیٹر)

## بقیہ ماہ مارچ ۱۹۱۹ء

۴۹۷۔ نور محمد صاحب ۔ ضلع لائل پور

۴۹۸۔ محمد شریف صاحب ۔ ضلع گورداسپور

۴۹۹۔ نور محمد صاحب ۔ " " "

۵۰۰۔ امیر علی صاحب ۔ ضلع میرٹھ

۵۰۱۔ رحمت علی صاحب ۔ " "

۵۰۲۔ عبدالرحمن صاحب ۔ " لائل پور

۵۰۳۔ غلام محمد صاحب ۔ " گجرات

۵۰۴۔ اللہ دتا صاحب ۔ " لائل پور

۵۰۵۔ کرم الٰہی صاحب ۔ " گورداسپور

۵۰۶۔ غلام محمد صاحب ۔ " فیروزپور

۵۰۷۔ محمد حنیف صاحب ۔ " گوجرانوالہ

۵۰۸۔ مہر علی صاحب ۔ " گورداسپور

۵۰۹۔ یوسف صاحب ۔ " سیالکوٹ

۵۱۰۔ محمد سلیمان صاحب ۔ " کپورتھلہ

۵۱۱۔ نبی بخش صاحب ۔ " گوجرانوالہ

۵۱۲۔ اللہ دتہ صاحب ۔ " "

۵۱۳۔ نورالدین صاحب ۔ " "

۵۱۴۔ غلام حیدر صاحب ۔ " "

۵۱۵۔ محمد حسین صاحب ۔ " "

۵۱۶۔ غلام حسین صاحب ۔ " "

۵۱۷۔ نظام الدین صاحب ۔ ضلع گوجرانوالہ

۵۱۸۔ امام الدین صاحب ۔ " "

۵۱۹۔ حسن دین صاحب ۔ " "

۵۲۰۔ عمرالدین صاحب ۔ " "

۵۲۱۔ فقیر محمد صاحب ۔ ریاست پٹیالہ

۵۲۲۔ عبدالرزاق صاحب ۔ "

۵۲۳۔ نظام الدین صاحب ۔ " لودھیانہ

۵۲۴۔ مظفر حسین صاحب ۔ " سہارنپور

۵۲۵۔ فقیر محمد صاحب ۔ " لدھیانہ

۵۲۶۔ نذیر حسین ولد جان محمد صاحب " جھنگ

۵۲۷۔ جان محمد صاحب " "

۵۲۸۔ رحیم بخش صاحب " امرتسر

۵۲۹۔ قادر بخش صاحب ۔ " فیروزپور

۵۳۰۔ گوہرالدین صاحب ۔ " مظفر نگر

۵۳۱۔ خیرالدین صاحب ۔ " گوجرانوالہ

۵۳۲۔ کریم بخش صاحب ۔ " لدھیانہ

۵۳۳۔ محمد عیسےٰ صاحب " لائل پور

۵۳۴۔ احمدالدین صاحب ۔ " "

۵۳۵۔ غلام محمد صاحب ۔ " لاہور

۵۳۶۔ میاں ولایت صاحب ۔ " گوجرانوالہ

۵۳۷۔ فتح محمد صاحب ۔ " سیالکوٹ

۵۳۸۔ مستری محمد دین صاحب " شاہ پور

۵۳۹۔ عبداللطیف صاحب " کیمل پور

۵۴۰۔ خیرالدین صاحب ۔ " گورداسپور

۵۴۱۔ غلام مرتضےٰ صاحب " سیالکوٹ

۵۴۲۔ احمدالدین صاحب " "

۵۴۳۔ اورنگ زیب شاہ صاحب " گجرات

۵۴۴۔ محمد اعظم صاحب ۔ " شاہ پور

## فروری ۱۹۱۹ء

۵۴۵۔ محمد علی صاحب ۔ " لائل پور

۵۴۶۔ شیخ نعمت اللہ صاحب نمبردار ریاست پٹیالہ

۵۴۷۔ شیخ فتح محمد صاحب " "

۵۴۸۔ شیخ محمد لطیف صاحب " "

۵۴۹۔ شیخ محمد رفیق صاحب " "

۵۵۰۔ اہلیہ محمد رفیق صاحب ۔ ریاست پٹیالہ

۵۵۱۔ دختر محمد رفیق صاحب ۔ " "

۵۵۲۔ نصراللہ صاحب ۔ " "

۵۵۳۔ مائی جھنڈو حاجن ۔ ضلع لاہور

۵۵۴۔ اہلیہ غلام محمد صاحب ۔ " گجرات

۵۵۵۔ اللہ دین صاحب ۔ " گوجرانوالہ

۵۵۶۔ فیض محمد صاحب ۔ " جھنگ

۵۵۷۔ محمد رمضان صاحب " گوجرانوالہ

۵۵۸۔ سکینہ بی بی " لائل پور

۵۵۹۔ نصراللہ صاحب " "

۵۶۰۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام مرتضیٰ " "

۵۶۱۔ عبدالکریم صاحب ریاست پٹیالہ

۵۶۲۔ اہلیہ " " " "

۵۶۳۔ عطار محمد صاحب ۔ " "

۵۶۴۔ نور محمد صاحب ۔ " "

۵۶۵۔ نور بی بی صاحبہ " "

۵۶۶۔ شریفن بی بی " "

۵۶۷۔ ماجھی راں " "

۵۶۸۔ فتح محمد صاحب ۔ " "

۵۶۹۔ سیف الرحمن صاحب " "

۵۷۰۔ مسماۃ چنداں " "

۵۷۱۔ ولی محمد صاحب " "

۵۷۲۔ عنایت اللہ صاحب " "

۵۷۳۔ وزیر بی بی " "

۵۷۴۔ عائشہ " "

۵۷۵۔ ہیرے شاہ صاحب ۔ " "

۵۷۶۔ چوہڑے شاہ صاحب " "

۵۷۷۔ مسماۃ آموں " "

۵۷۸۔ دین محمد صاحب ۔ " "

۵۷۹۔ علی محمد صاحب " "

۵۸۰۔ فاطمہ بی بی " "

۵۸۱۔ مسماۃ لکھاں " "

۵۸۲۔ اہلیہ نور محمد صاحب ۔ " "

۵۸۳۔ میاں نتھو صاحب ۔ " "

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

## اشتہارات

# فوجی بھرتی کیلئے اپیل

احمدی برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ صاحبان کو معلوم ہے کہ ہماری سرکار کی فوجی ضرورتیں بڑھ رہی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اس بات کا بہت خیال ہے۔ کہ جہانتک ہوسکے سرکار انگلشیہ کی امداد کی جائے۔ اور جہانتک ہوسکتا ہے۔ اس کام کے لئے کوشش اور سعی فرماتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت کے ارشاد سے بہت احمدی اشخاص پلٹنوں میں بھرتی ہوچکے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ مختلف پلٹنوں میں بھرتی ہوئے ہیں اور وہاں ان کو بعض تکلیفیں ہیں۔ اس لئے اب حضور کا ارادہ ہے کہ احمدی احباب کی ڈبل کمپنی بنائی جاوے جسکے دیسی افسر بھی احمدی ہی ہوں۔ لہذا حضرت امیر المومنین کی طرف سے مجھ کو ہدایت ہوئی ہے کہ میں جناب کی خدمت میں یہ درخواست کروں کہ آپ اپنے علاقہ کی احمدی جماعت میں بڑے زور کے ساتھ اس بات کی تحریک کریں کہ احباب احمدیہ ڈبل کمپنی کے لئے رنگروٹوں میں اپنا نام درج کرائیں۔ آپ ان سب صاحبان کا جو کہ اپنا نام اس فہرست میں درج کرادیں۔ باقاعدہ اندراج رجسٹر کرکے حضرت کو اطلاع دیں۔ اور فہرست میرے نام پر قادیان میں روانہ کردیں۔ کہ اس قدر احمدی اس کام کے لئے تیار ہوگئے ہیں۔ آپ صاحبان اس کام کو نہایت مستعدی سے کریں اور ثواب اور حضرت صاحب کی خوشنودی حاصل کریں۔ آپ جسقدر جلدی اور جسقدر زائد دوستوں کے نام بھجوائیں گے۔ اسیقدر حضرت کو خوشی ہوگی۔ والسلام

فہرست بقید ولدیت عمر تعلیمی حالت آنی چاہیئے۔

جن لوگوں کی تعلیم لوئر پرائمری تک ہے۔ ان کو راشن وردی کے علاوہ ۳۰ روپیہ تنخواہ موٹر ڈرائیوری پر ملیگی

**فتح محمد سیال**

# سامان ورزش کیلئے احمدیوں کا اپنا کارخانہ

احمدی شائقین کیلئے مسرتیں اس اشتہار کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمارا کارخانہ ہر قسم کے سامان ورزش از قبیل کرکٹ ہاکی فٹ بال ٹینس بیڈمنٹن اور جمناسٹک وغیرہ مدت بیس سال سے ہندوستان اور بیرون از ہند بہم پہنچا رہا ہے لیکن ہنوز احمدی قوم نے زمانہ حال کی روش کے مطابق قومی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کارخانہ کی طرف بہت کم توجہ کی ہے لہذا جو احباب سکولوں میں ملازم یا کسی اور جگہ سپورٹس کے سامان کی ضرورت ہو دخل رکھتے ہوں انکی خصوصاً و دیگر شائقین کی عموماً توجہ درکار ہے قومی مرکز قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مولانا مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے ہمارے کارخانہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

"جناب من! میں یہ بات بلا تامل لکھتا ہوں کہ میں آپکے کارخانہ سے ہر طرح سے خوش ہوں۔ آپ سامان کرکٹ و فٹ بال کے متعلق فرمائش کی تعمیل نہایت مستعدی سے کرتے رہے ہیں۔ جو سامان ورزش بنا کر بھیجتے رہے ہیں بلحاظ قیمت و خوبی ساخت کے مقابلۃً نہایت ہی اطمینان بخش ثابت ہوتا رہا ہے" آپکا صادق۔ محمد الدین ہیڈ ماسٹر از قادیان۔ مکمل فہرست حسب فرمائش مفت بھیجی جاویگی۔

**پتہ صرف نظام اینڈ کو۔ سیالکوٹ شہر**

# مجرب دوائیں طلب فرمائیں

(۱) شربت فولادی فی بوتل کلاں ۱؎ ر۔ طاقت اور خون صالح پیدا کرتا ہے قوت ہاضمہ کو قوی کرتا ہے۔ (۲) شربت دافع قبض فی بوتل کلاں ۱؎ ر دافع قبض ہے۔ معمولی اجابت روزانہ ہوتی ہے اور کسی قسم کا ضعف نہیں۔ پرہیز کچھ نہیں۔ چٹنی فی سیر ایک روپیہ خوش ذائقہ۔ ہاضم اشتہا کو زیادہ کرتی (۴) گولیاں بخار فی درجن ۴ر یہ گولیاں ہر قسم کے بخار کو دفع اور مقوی خون اور قبض نہیں ہونے دیتیں (۵) گولیاں دافع قبض ۴ر۔ ہر قسم کی قبض کو دفع کرتی ہیں جس صاحب کو جس قسم کی دوا کی ضرورت ہوگی۔ ان کے طلب کرنے پر روانہ کی جاتی ہیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے شربت فولادی اور چٹنی کا استعمال فرمایا اور ہر دو ادویات کو مفید پایا۔ حضرت سفارش فرماتے ہیں کہ حکیم صاحب کی ادویات ضرور بتشدد دوست استعمال فرمائیں علاوہ مذکورہ بالا ادویہ کے حکیم صاحب اور دوائیں بھی تیار کرتے ہیں

**حکیم نور احمد احمدی اینڈ کو۔ اکولہ۔ برار**

# پچیس ۲۵ روپیہ روزانہ

کپڑے رنگنے کے رنگ کا بازار میں نرخ دریافت کرو پھر ہمارے نرخ سے پوری نصف قیمت میں ہم سے رنگ منگوالو اگر یہ نہ دیکھنا چاہو تو فی رنگ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر اول نمونہ منگوا کر دیکھو اس نمونہ سے کپڑا رنگو رنگ فروشوں اور رنگریزوں کو دکھاؤ اگر قابل اطمینان ہو تو ایک ایک پونڈ کے ہر رنگ کے ڈبے منگوالو جنکے ہمراہ تمہیں آڈر فارم بھی روانہ کئے جاینگے وہ ڈبے بیچکر دوکانداروں سے آڈر لیکر ہمیں روانہ کرو (نقشہ بازار سے نصف قیمت میں ملیگا) پھر اس پر تمہیں ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائیگا جسکے ذریعہ صرف گھنٹہ دو گھنٹہ روزانہ دوکانداروں میں پھر کر سو روپیہ روزانہ کے آڈر لیکر ہمارے پاس روانہ کرنا بالکل معمولی سی بات ہے ۲۵ روپیہ روزانہ کمانے کا اس سے بہتر آپ کو اور کوئی ذریعہ نہیں ملسکتا۔ اگر نمونہ منگوانا چاہو تو اسی آنہ کے ٹکٹ لفافہ میں روانہ کرو وی پی ایک روپیہ سے کم قیمت کا نہیں روانہ ہوگا۔ جواب طلب امور کے واسطے دو پیسے کا ٹکٹ روانہ کرو۔ ایڈیٹر زمیندار۔ آفتاب اخبار وکیل۔ اخبار نئی روشنی، پیسہ اخبار، وکالت، معتبر اخبار، عہدہ دار سرکاری و دیگر بہت افسر ڈاکٹر وغیرہ تاجر غرضیکہ ہر طبقہ کے احباب ہمارے رنگوں کی تعریف کر چکے ہیں

## سیکڑوں میں سے چند تصدیق

احسن برادرز وجرالڈوس بانکیورہ ۲۵ اپریل ۱۹۱۹ء کو تحریر فرماتے ہیں ۲۸ روپیہ کا رنگ بذریعہ وی پی ملا حقیقت امر یہ ہے کہ آپکے رنگوں میں واقعی بڑی ترقی کی ہے اور ہر رنگ قابل قدر ہے۔ حسب ذیل رنگ فوراً بذریعہ ریلوے پارسل یا بذریعہ وی پی روانہ فرمادیجئے گلابی رنگ دو پونڈ، زرد رنگ دس پونڈ، اودا رنگ ۴ پونڈ، نیلا عمدہ پانچ پونڈ، سرخ ڈبل پانچ پونڈ، بلو بلیک پونڈ۔ حسب قاعدہ چوتھائی قیمت بذریعہ منی آڈر [illegible] ہے۔ سرخ نمبر ۴ پونڈ، زرد چار روپیہ پونڈ، گلابی آٹھ روپیہ پونڈ، نارنجی پانچ روپیہ پونڈ، گلابی آٹھ روپیہ پونڈ، سبز دو روپیہ دس روپیہ پونڈ، فیروزی دس روپیہ پونڈ، اودا ڈبل کا سنہری دس روپیہ پونڈ، نیلا جو دستکاری کے بھی کام آسکتا ہے، آٹھ روپے پونڈ، پیلا چھ روپے پونڈ، ایجنٹوں کو اس نرخ پر ۲۵ فیصدی کمیشن ملیگا۔ غیر ایجنٹ کو بالکل نہیں۔ جوابی خط کا جواب دیا جائیگا۔ خط وکتابت اس پتہ پر ہونی چاہیئے

**ڈیپو رسالہ دستکاری دہلی**

## ضرورت

ہم کو علاقہ پنجاب کے مشہور و معروف مقاموں پر اپنی تجارت موجودہ کی ایک ایک دوکان قائم کرنا ہے جس کے لئے ایسے احمدیوں کی ضرورت ہے۔ جو معمولی اردو اور حساب و کتاب میں مہارت رکھنے کے علاوہ محنتی جفاکش ہوں۔ تنخواہ دس روپیہ سے پندرہ روپے دیجاوے گی۔ اور اپنی معتبری کی تصدیق کسی معزز احمدی یا مقامی انجمن کے سکرٹری سے کرا سکتے ہیں۔

ہم کو مقام یادگیر ریاست نظام میں ایک جدید کارخانہ چرمی قائم کرنا ہے۔ جس کے لئے زین ساز بوٹ شوز و نیز چمڑا رنگنے والے کاریگروں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ ہمراہ درخواست سارٹیفکیٹ آنا چاہیئے۔ احمدیوں کو ترجیح دی جائے گی۔ ہم کو حجام اور دھوبی کی ضرورت ہے۔ جو یادگیر آکر کام کرے۔ احمدیوں کو ترجیح دی جاوے گی۔

المشتهر

مینیجر کارخانہ جات شیخ حسن صاحب احمدی مقام یادگیر جی۔ آئی۔ پی ریلوے۔ ضلع گلبرگہ شریف

## قادیان میں آنکھوں کا علاج

حضرات! آپ حکیم محمد اسمٰعیل صاحب (قادیان) کے نام نامی سے تو ضرور واقف ہیں۔ آپ کی جتنی تعریف کی جائے۔ بجا اور درست ہے۔ آپ کو آنکھوں کے علاج میں کمال حاصل ہے۔ چنانچہ خاکسار کی آنکھیں عرصہ تین سال سے دکھ رہی تھیں۔ اور ڈاکٹر اور حکیموں نے جواب دے دیا تھا۔ زندگی کا مزا جاتا رہا تھا اور بندہ بالکل مایوس ہو چکا تھا پرچہ الفضل میں حکیم صاحب کا نام سنکر آپکی خدمت میں بھی قسمت آزمائی کے لئے آیا اور علاج شروع کر دیا خدا کا ہزار شکر ہے کہ وہ دکھ جس نے زندگی سے بیزار کر رکھا تھا۔ بالکل دور ہو گیا اب بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہوں۔ پس آؤ وہ دوستو! جو چشم آشوبی میں گرفتار ہو اور زندگی سے بیزار ہو۔ آؤ جلد قادیان آؤ اور حکیم صاحب کا علاج کراؤ تا اس دکھ سے نجات پاؤ۔ فقط۔ محمد شفیع اسلم ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

## ایک مصلح سنگ کی ضرورت

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں ایک سنگساز (مصلح سنگ) کی ضرورت ہے۔ جو خوشخط ہو اور بوقت ضرورت دو چار سطریں الٹی پتھر پر لکھ سکتا ہو۔ کوئی احمدی دارالامان میں رہ کر تعلیم دینی میں اضافہ چاہتا ہو تو اس کے لئے یہ اچھا موقعہ ہے۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت۔ اگر کوئی خوشخط کاتب ہو اور سنگ سازی بھی جانتا ہو تو بہتر ہے۔ درخواستیں:۔ بنام مینیجر مطبع ضیاء الاسلام دفتر الفضل قادیان آئیں۔



# حضرت مسیح موعودؑ نے

قاعدہ یسّرنا القرآن کی نسبت فرمایا ہے:۔ رہِ تعلیم اِک تُو نے بتادی - فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الاَعَادِی - اِسلئے احباب کو چاہیئے کہ اسی قاعدہ پر بچوں کو پڑھائیں یہ قاعدہ ختم ہوگیا تھا۔ اَب چھپ کر آگیا ہے۔ تمام درخواستیں صرف مصنفؔ کے نام ذیل کے پتہ پر آنی چاہییں۔ قیمت مکمل قاعدہ یعنی ہر دو حصہ ۴؍ قیمت صرف حصہ اول ۲؍ زیادہ تعداد کے خریداروں کو قیمت میں رعایت ہوگی۔

## ملنے کا پتہ

پیر منظور محمدؐ - قادیان - پنجاب۔

# ممالکِ غیر کی خبریں

## جرمنوں نے عہدنامہ صلح پر دستخط کر دیئے۔

(لنڈن - ۲۸ جون) ۳ بجے شام عہدنامہ صلح پر دستخط ہو گئے۔

## حضور ملک معظم کا پیغام

(شملہ ۲۹ جون) عہدنامہ صلح پر دستخط ہونے پر حضور ملک معظم نے سلطنت کے نام جو پیغام ارسال فرمایا ہے اس کا مضمون حسب ذیل ہے۔ " عہدنامہ صلح پر دستخط ہو جانے کی خبر تمام سلطنت برطانیہ میں گہری شکر گذاری کے ساتھ سنی جائیگی۔ اس باضابطہ کارروائی سے اس خوفناک جنگ کا خاتمہ ہو گیا ہے جس نے یورپ کو تباہ کر دیا ہے اور دنیا کو مصیبت میں ڈال رکھا تھا۔ اس سے آزادی کے اصولوں کی فتح کا اظہار ہوتا ہے۔ جسکے لئے کہ ہم نے ناقابل بیان قربانیاں کی ہیں۔ میں اپنی رعایا کی خوشی اور شکر گذاری میں شریک ہوں۔ اور تہ دل سے دعا کرتا ہوں۔ کہ آیندہ امن کے سال ان کے لئے زیادہ سے زیادہ خوشی اور خوشحالی کا موجب ہوں۔

## لنڈن میں صلح کی خبر سکون و خاموشی سے سنی گئی

(لنڈن ۲۴ جون) جرمنوں کے عہدنامہ صلح پر دستخط کر دینے کی خبر لنڈن میں بڑی خاموشی کے ساتھ سنی گئی۔ اس قسم کے کوئی مظاہرے نہیں ہوئے۔ جیسے کہ عارضی صلح کے موقع پر ہوئے تھے فوراً ہر جگہ جھنڈے نمودار ہو گئے۔ اور بازاروں میں روشنیاں کی گئیں۔

## سابق قیصر کو بچانے کی کوشش

سابق قیصر پر مقدمہ چلائے جانے کے سوال نے سخت رنج اور تشویش پیدا کر دی ہے جرمن افسروں کی انجمن نے ہالینڈ کی گورنمنٹ کو تار دیا ہے۔ جسمیں درخواست کی ہے۔ کہ وہ قیصر کو حوالے نہ کرے۔

## ہینڈنبرگ مستعفی ہو گیا

(۲۵ جون - لنڈن) کوپنہیگ کا ایک تار مظہر ہے کہ مارشل ہنڈنبرگ نے ہر ایبرٹ کو ایک خط لکھا ہے جسمیں اپنے عہدے سے استعفےٰ دیتے ہوئے اس نے لکھا ہے۔ کہ صلح ہو جانے پر میں اپنے عہدہ سپہ سالاری کو چھوڑتا ہوں۔

## جرمنی کا عہدنامہ صلح پر دستخط کرنا

(لنڈن ۲۴ جون - ) (برلن ۲۳ جون ) آج قومی مجلس میں ہر بائر نے غیر مشروط طور پر دستخط کئے جانے کے مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایک شکست یافتہ قوم کے جسم اور روح کو اس طرح پامال کیا جا رہا ہے۔ کہ دنیا حیران رہ جائیگی۔ اس نے کہا کہ ہمیں دستخط کر دینے چاہئیں۔ لیکن آخر دم تک ہمیں یہ امید رہے گی۔ کہ ہماری عزت کو صدمہ پہنچانے کی اس کوشش کا ایک دن اس کے بانیوں پر برا اثر پڑے گا۔ ہر بائر نے کہا کہ مجلس ابھی تک یہی دستخط کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ دائیں پارٹی کی طرف سے صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ جبیر رائیں لی گئیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دستخط کرنے کے فیصلہ کی تصدیق ہو گئی۔ پریزیڈنٹ ہر فیہرن بیخ نے ایک مختصر سی تقریر میں اپنے بدقسمت وطن کو رحیم خدا کے حوالے کیا۔ اسکے بعد اس نے اعلان کیا۔ کہ پارٹی لیڈران نے منظور کر لیا ہے۔ کہ فوج کے نام ایک اعلان بھیجا جائے۔ جسمیں یہ بیان کیا جائے کہ قوم بری اور بحری فوج سے جس کی عزت پر عہدنامہ سے زیادہ تر اثر پڑا ہے۔ توقع رکھتی ہے۔ کہ وہ ایثار اور قربانی کی ایک مثال قائم کرینگے اور اپنے وطن کو از سر نو تعمیر کرنے میں مزدوران کے ساتھ مل کر کام کرینگے۔

## پیرس میں اظہار مسرت

(پیرس ۲۴ جون) ہوس ایجنسی مظہر ہے کہ جرمنی کے عہدنامہ صلح کی شرائط کو منظور کر لینے کی خبر پیرس کے تمام لوگوں کو توپوں کے چلائے جانے اور سیٹیوں کے بجائے جانے کے ذریعہ دیگئی۔ خوشیاں مناتے ہوئے لوگوں کے بھاری ہجوم

# سرحدی شورش

## امیر کی نئی درخواست

شملہ ۲۹ جون - ایک پریس کمیونیک مظہر ہے۔ کہ کابل سے لنڈی کوتل تک آنے میں پورا ایک ہفتہ صرف ہونے کے بعد امیر کی ۱۹ جون کی چٹھی حال میں موصول ہوئی ہے جسمیں امیر نے لکھا ہے کہ اس نے سنا ہے کہ خود مختار علاقہ کے اہل قبائل ڈکہ میں برٹش کیمپوں پر دھاوے کر رہے ہیں۔ اور اسبات پر اظہار افسوس کیا ہے۔ کہ اس کی اپنی رعایا کے بعض حصوں کو حملوں میں شریک ہونے سے روکنا مشکل ہوگا۔ کیونکہ افغان علاقہ میں برٹش افواج کی موجودگی سے ان میں جوش پھیل رہا ہے۔ چونکہ اس سے ایسے وقت میں جبکہ صلح کے متعلق گفت وشنید جاری ہوگی مشکلات میں اضافہ ہونے کا احتمال ہے اس لئے امیر نے لکھا ہے کہ میں ہز اکسلنسی وائسرائے کو دوستانہ طریق پر مشورہ دینے پر مجبور ہوں۔ کہ برٹش افواج صلح کے متعلق گفت وشنید کے دوران میں برٹش علاقہ میں واپس بلائی جانی چاہئیے۔ امیر کی یہ عیارانہ چٹھی ہز اکسلنسی وائسرائے کی ۱۲ جون کی چٹھی کے خلاف ہے۔ جسمیں اسبات پر خاص طور پر زور دیا گیا تھا کہ عارضی صلح کی شرائط میں کوئی ترمیم ممکن نہیں ہے۔ ناظرین کو یہ یاد ہوگا کہ شرط نمبر ۲ میں یہ صاف طور پر ظاہر کیا گیا تھا کہ برٹش افواج افغان علاقہ میں بدستور اسی جگہ رہینگی۔ جہاں کہ وہ اب موجود ہیں۔

## وی پی جا رہے ہیں

[illegible]

( باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قلعہ وانی پرنٹر و پبلشر ضیاءالاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیطرف سے شائع ہوا )